روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۲۲۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 211 | منگل 3 جمادی الاول ۔ 1417ھ 17 تبوک 1375ھش 17 ستمبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبت اور خوف الٰہی کی آگ گناہ کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے

کوئی طریق ایسا نہیں جو گناہ سے پاک کر سکے۔ بجز اس کامل مغفرت کے جو کامل محبت اور کامل خوف کو پیدا کرتی ہے اور کامل محبت اور کامل خوف یہی دونوں چیزیں ہیں جو گناہ سے روکتی ہیں کیونکہ محبت اور خوف کی آگ جب بھڑکتی ہے تو گناہ کے خس و خاشاک کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔ اور یہ پاک آگ اور گناہ کی گندگی آگ دونوں جمع ہو ہی نہیں سکتیں۔ غرض انسان نہ بدی سے رک سکتا ہے اور نہ محبت میں ترقی کر سکتا ہے جب تک کہ کامل معرفت اس کو نصیب نہ ہو۔ اور کامل معرفت نہیں ملتی جب تک کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے زندہ برکات اور معجزات نہ دیئے جائیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو خط آتا ہے میں اسے پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کر لوں کہ شاید موقعہ نہ ملے یا یاد نہ رہے۔ مگر دعا دو قسم کی ہے جو اس کوچہ میں داخل ہووے وہی خوب سمجھتا ہے۔ ایک معمولی۔ ایک شدت توجہ سے۔ اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسر نہیں آتی۔ سوز اور قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں۔ کوئی مخلص ہو تو اس کے لئے خود ہی دعا کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یوں تو ہر ایک شخص جو ہماری جماعت میں داخل ہے اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں مگر مذکورہ بالا حالت ہر ایک کے لئے میسر نہیں آتی۔ یہ اختیاری بات نہیں۔ پس جسے جوش دلانا ہو وہ زیادہ قرب حاصل کرے۔

دعا دو قسم کی ہے، ایک تو معمولی طور سے، دوم وہ جب انسان اسے انتہاء تک پہنچا دیتا ہے پس یہی دعا حقیقی معنوں میں دعا کہلاتی ہے۔

انسان کو چاہئے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے۔ کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ کے کیا ارادے ہیں اور کل کیا ہونے والا ہے۔ پس پہلے سے دعا کرو تا بچائے جاؤ۔ بعض وقت بلا اس طور پر آتی ہے کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا۔ پس پہلے اگر دعا کر رکھی ہو تو اس آڑے وقت میں کام آتی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 443)

خوشحالی اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنے سے حاصل ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

کلام الٰہی نے بتایا ہے کہ انسان کے لئے اس دنیا میں بھی جنت کے سامان پیدا کئے گئے ہیں اور مرنے کے بعد یعنی اس دنیا سے دوسری دنیا کی طرف منتقل ہو جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنی رضا کی جنتوں میں انہیں داخل کرے گا۔ یہی حقیقی نجات ہے۔ اب یہ بات کہ خدا تعالیٰ کا پیار انسان کو حاصل ہو جائے اور اس کے نتیجہ میں ہر قسم کی خوشحالی کے سامان پیدا ہو جائیں۔ یہ کسی اور کے مجاہدہ اور قربانی کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی۔ یہ خود انسان کے اپنے عمل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے کہ وہ خدا کی راہ میں انتہائی کوشش کرے۔ خدا کے سوا کسی کی طرف ذرہ بھر میلان نہ ہو۔ دل میں غیر اللہ کے ہر نقش اور ہر دوئی کو مٹا کر خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک سچا اور زندہ تعلق قائم کرے۔ خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق کے نتیجہ میں جو خوشحالی پیدا ہوتی ہے، وہ اس دنیا میں بھی جنت کے سامان پیدا کر دیتی ہے اور اخروی جنتوں کا بھی انسان کو وارث بنا دیتی ہے۔ یہ ہے وہ حقیقی نجات اور اس کا حسین تصور جو دین حق نے پیش کیا ہے یہی وہ نجات ہے جس کے حصول کے ذرائع دین حق نے بیان کئے ہیں اور یہی وہ نجات ہے جس کی حقانیت کی خدا تعالیٰ کے کروڑوں محبوب بندوں نے پچھلے چودہ سو سال میں گواہی دی۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کو انہوں نے حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ کی اس شیریں آواز کو انہوں نے سنا

باقی صفحہ 2 پر

جذبات اور گناہ سے چھوٹ جانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرنا چاہئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی جو برین ہیمرج کے باعث عرصہ گیارہ روز سے بے ہوش ہیں اب انکو رشید ہسپتال ڈیفنس لاہور میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ جہاں وہ نیورو سرجن ڈاکٹر نفیس حامد صاحب کے زیر علاج ہیں احباب کرام سے اس مخلص خادم دین کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد کامل شفا عطا کرے۔

○ مکرم بشیر احمد صاحب سیالکوٹی دار الصدر جنوبی ربوہ لکھتے ہیں۔

میرا لڑکا عزیز نصیر احمد یوکے کے جلسہ سالانہ کے بعد جرمنی کے جلسہ سالانہ پر گیا تھا وہاں سے 31-8-96 کو واپس آرہا تھا کہ فرینکفورٹ ایرپورٹ پر اس کو ہارٹ اٹیک ہوا۔ جس پر اس کو فرینکفورٹ جرمنی کے ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا۔ وہاں وہ بے ہوش ہے اور حالت تشویش ناک ہے۔ اس کی کامل صحت اور بخیریت واپسی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ محترمہ ڈاکٹر صادقہ منصور صاحبہ PCSIR ہاؤسنگ سوسائٹی یونیورسٹی نیو کیمپس لاہور تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی محترمہ ڈاکٹر قانتہ عائشہ صاحبہ اہلیہ مکرم فیصل جہانگیر صاحب کو 3۔ ستمبر 96ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام احمد جہانگیر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر محمد صدیق سنوری صاحب کا پڑپوتا اور مکرم چوہدری مولا بخش صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کا پڑنواسہ ہے اور مکرم میاں عزیز اللہ صاحب نیو گارڈن ٹاؤن لاہور کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر میاں منصور احمد صاحب لاہور کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے۔ اور دینی و دنیوی حسنات سے نوازے۔

اعلان

○ اگرچہ ہر مضمون نگار کی یہ جائز خواہش ہوتی ہے کہ اس کا مضمون من وعن اور پورے کا پورا شائع ہو لیکن ہمیں ملکی قانون کے پیش نظر کبھی قطع و برید کی ضرورت بھی پیش آجاتی ہے اس لئے گذارش ہے کہ ہم سے تعاون کرتے ہوئے قطع و برید کو برداشت کریں۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

17- تبوک 1375 ھش 17 - ستمبر 1996ء

وفادار خدا سے وفا

وفاداری ایک بہت اچھا اخلاق ہے۔ اس سے اعتماد بڑھتا ہے۔ تعلقات مضبوط ہوتے ہیں اور آپس میں رہن سہن کے لئے ایک دوسرے پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے اگر کوئی شخص وعدہ کرے اور وفا نہ کرے تو اسے کبھی کسی صورت میں بھی اچھا نہیں سمجھا جاسکتا۔ یہ اور بات ہے کہ وفاداری کے لئے حالات سازگار ہونے چاہئیں۔ کسی شخص نے آپ سے کہا کہ وہ فلاں وقت آپ کے پاس آئے گا اور نہیں آیا۔ تو آپ سوچنے لگے کہ اسے اپنے وعدے کا پاس ہی نہیں ہے۔ اسے کیا معلوم کہ جس کے ساتھ وعدہ وفا نہ کیا جائے اس پر کیا گزرتی ہے۔ لیکن آپ نے یہ نہیں سوچا کہ اس کے وعدہ کے وفا کئے جانے کے لئے اس کے حالات کا سازگار ہونا بھی لازمی تھا۔ وہ راستے میں کسی حادثے کا شکار ہو گیا۔ گھر سے نکلتے ہوئے اسے کوئی ایسا شخص مل گیا جو اس سے بہت دیر باتیں کرتا رہا اور یہ اس سے پیچھا نہ چھڑا سکا۔ اس دوران وعدے کا وقت نکل گیا۔ گویا کہ اگر کوئی شخص وعدہ نہ وفا کرے تو بات تو بری ہے لیکن اپنے دل میں یہ ضرور سوچنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ ہو سکتا ہے حالات نے اسے اجازت نہ دی ہو۔ کوئی ایسی بات پیش آگئی ہو جس پر اس کا اختیار نہ ہو۔ ایسا کرنے سے اپنے دل میں فوری طور پر غصے کی لہر نہیں اٹھ سکتی بلکہ وعدہ کرنے والے کے ساتھ وعدہ وفا نہ کرنے کے باوجود ہمدردی پیدا ہوگی۔

لیکن یہ باتیں تو ہیں انسانوں کی۔ انسانوں کو اپنے حالات پر اختیار نہیں ہوتا۔ بعض اوقات وہ کسی ایسی بات کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں جسے وہ مناسب نہیں سمجھتے۔ لیکن خدا تعالیٰ تو ان تمام باتوں سے بالا ہے۔ کوئی حالات ایسے نہیں جو اسے مجبور کرسکیں جو اس کی راہ میں روک بن سکیں۔ سوائے اس کے کہ انسان خود اس سے وفاداری نہ کرے اللہ تعالیٰ اپنے ہر عہد کا پاس کرتا ہے اور وفاداری کرتا ہے۔ اپنے سچے دوستوں کے ساتھ وفاداری کرتے ہوئے وہ ان سے بھی خوش ہوتا ہے اور اپنے آپ سے بھی۔

پس ہمیں اس فرق کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہمیشہ خدا تعالیٰ پر اس اعتماد کا اظہار کرنا چاہئے کہ وہ ہمارے ساتھ وفاداری کرے گا۔ وہ رحمان اور رحیم ہے۔ اور ان دو صفات کے ہوتے ہوئے وہ بے وفائی کس طرح کرسکتا ہے اس نے تو ہمارے مانگنے سے بھی پہلے ہمارے لئے چیزیں دے رکھی ہیں۔ اور جب ہم مانگتے ہیں تب بھی دیتا ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم انسان جو حالات سے مجبور ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے سلسلے میں اپنے آپ کو کسی ایسی حالت سے مجبور نہ کریں کہ خدانخواستہ خدا تعالیٰ کا پیار ہم سے کم ہونے لگے۔ اگر ہم اس کے ساتھ تعلق پیدا کریں اور اس کے ساتھ پیار کریں اور اس کو اپنے پیار کا اس طرح محور مانیں کہ دنیا کی ہزار آسائشیں ایک طرف ہوں ہزار نعمتیں ایک طرف ہوں اور خدا دوسری طرف تو ہم ان آسائشوں اور نعمتوں کی طرف جھکنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی طرف جھکیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ امتحان بھی لیتا ہے۔ اگرچہ امتحان کی صورتیں ظاہر و باہر ہوتی ہیں۔ کچھ ایسی ہیں کہ انسان کی اپنی کمزوری کی وجہ سے اسے نیچے کی طرف لے جاتی ہیں۔ کچھ ایسی ہیں کہ اس کی وفاداری کی وجہ سے اسے اوپر کی طرف لے جاتی ہیں۔ ایسی باتوں سے ہرگز نہ گھبرائے۔ کوشش یہ کرے کہ خدا تعالیٰ کا وفادار رہے۔ خدا تعالیٰ کے ہر عہد پر اسے یقین ہو کہ وہ پورا کیا جائے گا اور اسے اس بات کا بھی یقین ہو کہ خدا تعالیٰ ان لوگوں سے جو اس سے محبت کرتے ہیں ٹوٹ کر محبت کرتا ہے۔ وہ انہیں اپنی گود میں لے لیتا ہے۔ انہیں اپنی چادر میں چھپا لیتا ہے۔ انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچنے دیتا۔ ہر آسائش اور ہر نعمت ان کے آگے رکھ دی جاتی ہے کہ لو اور جو چاہو لو۔ لیکن جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ سے وفا کریں۔ خدا تعالیٰ وفادار ہے۔ وفاداری کرتا ہے۔ اور وفاداری کرتے ہوئے اپنے دوستوں سے سچے پیار کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کے سچے دوستوں میں شامل ہوں۔ اس کی وفاداری کا ہمیں ہر وقت یقین رہے۔ اور ہم اپنی طرف سے اس سے پیار کرتے ہوئے اس کے نعماء کے وارث بنیں۔

دل کے دروازے نہ کھولے گا اگر
آئے گا تجھ کو ہر اک ظلمت سے ڈر
زندگی کو یوں اجیرن مت بنا
موت کے آنے سے پہلے تو نہ مر

ابوالاقبال

○

درِ حبیب پہ جو دل نثار ہوتے ہیں
وہ خوش نصیب بڑے کامگار ہوتے ہیں

یہ دلق پوش' یہ آشفتہ سر' یہ دیوانے
جو بن پڑے تو یہ تزئینِ دار ہوتے ہیں

زمانہ جن کو خذف سے حقیر گردانے
تری گلی کے ستارے شمار ہوتے ہیں

وہی تو وجہِ تسلی ہیں درد و کلفت میں
محیطِ غم میں وہی غمگسار ہوتے ہیں

چکائے جا نہیں سکتے جو نقدِ جاں دے کر
رہِ وفا میں کچھ ایسے ادھار ہوتے ہیں

بھنور نصیب تہہِ موجِ امتحاں اختر
نہ ڈوبتے ہیں نہ دریا کے پار ہوتے ہیں

محمد سلیم اختر

بقیہ صفحہ 1

جس کے مقابلہ میں دنیا کی ہر آواز بھدی معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حسن کے جلوے دیکھے تو انسان کو معلوم ہوا کہ حسن کا اصل سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر ہمیں اور کہیں خوبصورتی نظر آتی ہے مثلاً گلاب کے پھول میں یا مثلاً برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑیوں کی چوٹیوں کی طرف ہم دیکھتے ہیں تو وہاں خوبصورتی نظر آتی ہے یہ ساری چیزیں تو ذیلی ہیں یہ تو ایک ہلکا سا جلوہ ہے خدا تعالیٰ کی صفات کا حسن کا اصل منبع اور سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ دنیا کی چیزیں جو ہماری خدمات میں لگی ہوئی ہیں اور کسی نہ کسی رنگ میں دنیا کی ساری مخلوقات انسان کی خدمت کر رہی ہیں۔ ان کا ہم پر احسان نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے اپنے فضل سے ایک طرف ان کو خادم بنایا۔ دوسری طرف ہمیں خدمت لینے کی طاقتیں عطا کیں اور تیسری طرف اس نے ہمیں یہ توفیق دی کہ ہم اپنی طاقتوں کا صحیح استعمال کر کے خدا تعالیٰ کی مخلوق سے خدمت لے سکیں۔ (از خطبہ 27 دسمبر 1974ء)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

○ ستمبر میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "ایک فتح نصیب جرنیل" مقرر ہے۔ براہ کرم تمام اطفال سے اس کا مطالعہ کروائیں۔ اگر آپ کے ضلع میں ابھی تک مربی اطفال کا تقرر نہیں ہوا۔ تو براہ کرم جلد تقرر فرما کر مطلع فرمائیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی نورالدین صاحب رامپور میں

"تاریخ احمدیت" مؤلفہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد میں حضرت مولوی نورالدین صاحب کے رامپور میں قیام کے بعض واقعات درج ہیں۔ یہ واقعات ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔ (ادارہ)

رامپور میں آپ کو کئی ایسے واقعات پیش آئے جن میں سے بعض کا ذکر دلچسپی کا موجب ہو گا۔

1۔ جس طالب علم کی تحریک پر آپ نے یہ طویل سفر اختیار فرمایا تھا وہ چپکے سے کہیں چل دیئے اور اب آپ دو ہی رہ گئے ان دنوں آپ اکثر طالب علموں میں رہا کرتے تھے ایک دفعہ بہت سے طالب علموں کا نحو کے ایک مسئلہ پر گرما گرم مباحثہ ہو رہا تھا جو سوال زیر بحث تھا اس کا ایک مکمل جواب خدا نے آپ کو سمجھا دیا۔ اور آپ نے بلند آواز سے کہا کہ میں اصل سوال کا جواب دیتا ہوں بہت سے طالب علموں نے آپ کا مذاق اڑایا مگر پنجابی طالب علم آپ کے طرفدار ہو گئے۔ اور کہا کہ پہلے امتحان لیا جائے کہ اس نے سوال سمجھا ہے یا نہیں اگر سوال سمجھا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کے جواب کو توجہ اور قدر سے نہ سنا جائے۔ اس پر مباحثہ کسی قدر سرد پڑ گیا۔ آپ نے تجویز پیش کی۔ کہ نحو کا کوئی بڑا عالم ثالث مقرر کرو۔ چنانچہ اتفاق رائے سے ایک بزرگ مولوی غلام نبی صاحب ثالث قرار پائے جب ان کے سامنے یہ معاملہ رکھا گیا تو انہوں نے آپ سے اصل سوال اور اس کا جواب سن کر کہا۔ کہ اس سوال کے دو جواب "شرح ملا جامی" میں لکھے ہیں پھر وہ جواب بھی سنائے مگر وہ جواب اس درجہ کمزور تھے کہ خود مولوی صاحب نے تسلیم کیا کہ یہ بہت کمزور ہیں مگر آپ کے جواب کو بہت صحیح قرار دیا۔ نیز کہا کہ یہ لوگ تو آپ سے کبھی نہ مانتے جب تک وہی جواب نہ سنتے جو کتاب میں درج ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جواب آپ کے غور و فکر کا نتیجہ ہے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب اس تقریر سے خوش ہوئے۔ مگر ساتھ ہی فیصلہ کر لیا کہ اب میں شرح جامی تک کی کتابیں ہرگز نہیں پڑھوں گا۔ اور اس کی بجائے دوسری کتابیں مختلف اساتذہ سے شروع کر دیں۔

2۔ فلسفہ کی کتاب میبذی پڑھنے میں آپ کو یہ افسوسناک تجربہ ہوا کہ جو باتیں آپ کے دل میں کھٹکتی تھیں ان کے بارے میں اساتذہ کا ذہن بھی صاف نہیں ہوتا سمجھانا تو در کنار وہ خود بھی نہیں سمجھتے تھے اس وجہ سے نہ صرف اس کتاب سے آپ کو سخت کراہت پیدا ہو گئی بلکہ آپ کو پہلی مرتبہ بڑی شدت سے یہ احساس پیدا ہوا کہ ہندوستان کی اسلامی درسگاہوں کا نظام تعلیم یکسر بدلنے کے لائق ہے۔ نصاب کافی غور و فکر اور بڑے فہم و تدبر سے مقرر کیا جانا چاہئے۔ باقاعدہ امتحان لیا جائے اور اس بات کو ہمیشہ ملحوظ رکھا جائے کہ طلباء دین و دنیا میں ترقی کر سکیں۔

ایک سب سے بڑا مسئلہ آپ کے لئے یہ پیدا ہوا کہ نہ تو اساتذہ رہنمائی کرتے ہیں کہ کن کتابوں کا انتخاب کرنا چاہئے نہ طلباء آزادی رائے کے ساتھ کوئی کتاب انتخاب کر کے اپنی صلاحیتوں اور قوتوں کو بروئے کار لا سکتے ہیں ایک نقص یہ بھی ہے کہ اس پورے نظام میں اخلاق فاضلہ کی تعلیم و تلقین کا کوئی حصہ نہیں ہوتا آپ ہمیشہ عمر کے آخر تک دکھ بھرے دل سے فرماتے کہ "اس زمانہ میں کسی استاد میں یہ بات نہ دیکھی ان باتوں کا رنج مجھے اب تک بھی ہے۔ کس قدر رنج ہوتا ہے جبکہ میں غور کرتا ہوں کہ اس وقت ہمارے افعال۔ اقوال۔ عادات اخلاق پر کبھی ہمارے معلموں میں سے کسی نے نوٹس نہ لیا بلکہ عقائد کے متعلق بھی کبھی کچھ نہ کہا مجھے تو یہ بھی یاد نہیں کہ مشکوۃ میں ہی ہمارے اخلاق پر توجہ دلائی گئی ہو۔"

3۔ رام پور میں ان دنوں کے ایک بزرگ حضرت شاہ عبدالرزاق رہا کرتے تھے حضرت مولوی صاحب کو اکثر ان سے فیض صحبت اٹھانے کا موقعہ ملتا تھا ایک دفعہ آپ کچھ دنوں کے وقفہ سے جو ان کی خدمت میں پہنچے تو فرمایا۔ نورالدین تم بہت دنوں میں آئے اب تک کہاں تھے؟ عرض کیا کہ حضرت ہم طالب علموں کو اپنے درس و تدریس کے اشغال سے بہت کم فرصت ملتی ہے۔ کچھ مجھ سے بھی تساہل ہو گیا۔ فرمانے لگے کبھی تم نے قصاب کی دکان بھی دیکھی ہے۔ عرض کیا ہاں اکثر اتفاق ہوا ہے فرمایا تم نے دیکھا ہو گا کہ گوشت کاٹتے کاٹتے جب اس کی چھریاں کند ہو جاتی ہیں تو وہ دونوں چھریاں لے کر آپس میں رگڑتا ہے اس طرح چھریوں کی دھار پر جمی ہوئی چربی دور ہو جاتی ہے اور چھریاں پھر تیز ہو جاتی ہیں۔ یہ لطیف مثال دے کر فرمانے لگے کچھ ہم پر غفلت کی چربی چھا جاتی ہے کچھ تم پر۔ جب تم آ جاتے ہو تو کچھ تمہاری غفلت دور ہو جاتی ہے اور کچھ ہماری۔ پس ہم سے ملتے رہا کرو۔ اور زیادہ عرصہ جدائی اور دوری میں نہ گزارا کرو۔

4۔ رامپور کے عجائبات میں سے یہ ہے کہ آپ کے ایک جگری دوست ایک صاحب میاں سبحان شاہ رامپوری کے پاس گئے اور شریعت کے متعلق کچھ عرض کیا میاں صاحب ان کی بات ہنسی میں ٹال گئے آپ کے دوست کھڑے ہو گئے میاں صاحب نے کہا آپ جاتے تو ہیں مگر آپ تو پھر بھی ہمارے یہاں آ ہی جائیں گے دوست نے غلیظ قسم کھائی کہ میں آپ یہاں ہرگز نہ آؤں گا۔ جب وہ مکان پر آیا تو اس کو معلوم ہوا کہ اس کے گلے میں کوئی رسہ ڈالا گیا ہے۔ اور زور سے کوئی کھینچتا ہے۔ چنانچہ وہ مجبوراً اٹھ کر کھنچے چلے جاتے تھے۔ راستہ میں انہوں نے سورۃ الفلق اور سورہ الناس کا ورد کرنا شروع کر دیا۔ وہ ورد کرتا جاتا اور سبحان شاہ کے مکان کی طرف بڑھتا جاتا تھا پھر اس دوست نے بڑی الحاح سے دعا مانگی یہاں تک کہ وہ رسہ ٹوٹ گیا۔ اور وہ راستہ میں ہی اپنے مکان کو واپس چلے آئے۔ بہت دنوں کے بعد وہ خود ہی سبحان شاہ کے مکان پر گئے تو انہوں نے دیکھتے ہی کہا چلے جاؤ۔ یہ دوست چلے آئے مگر یہ کہتے ہوئے آئے کہ آپ کا رسہ تو ہم نے توڑ ہی دیا ہے۔

5۔ آپ کے استاد مولوی ارشاد حسین صاحب سلسلہ نقشبندیہ میں مرید ہونے کی وجہ سے آپ کے پیر بھائی بھی تھے۔ مگر ان کی مجلس میں جب کبھی حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب شہیدؒ کی شان میں کوئی ناروا بات کہی جاتی تو آپ برداشت نہ کر سکتے۔ آپ نے ہرچند کوشش کی کہ وہاں یہ جھگڑے نہ ہوں کیونکہ ان کا پڑھائی پر سخت ناگوار اثر پڑتا تھا مگر آپ کا کوئی سکوت کارگر نہ ہوا۔ ایک دن آپ کے استاد صاحب نے آپ سے کہا کہ تم جو مولوی محمد اسماعیل صاحب کے اس درجہ عقیدت مند ہو گیا تم نے ان کو دیکھا ہے ہم تو علم میں ان سے زیادہ ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ آپ علم میں ان سے زیادہ ہی سہی لیکن یہی تو ان کا جذب ہے کہ میں ان کے مقابلہ میں آپ کو یا کسی کو نہیں سمجھتا یہ سن کر مولوی ارشاد حسین صاحب بہت خفا ہو گئے اور ایک آسودہ حال طالب علم عبدالقادر خاں نے اس محلہ میں جا کر جہاں حضرت مولوی نورالدین صاحب قیام فرماتے تھے۔ ایک سادہ طبع شخص کلن خاں کو اکسایا کہ مولوی صاحب کا اپنے استاد سے کئی مسائل میں اختلاف ہے اس لئے وہ کسی عزت کا مستحق نہیں ہے مگر وہ اس کے بھرے میں نہ آئے بلکہ غضب ناک ہو کر اپنی تلوار نکال کر اسے دکھائی یہ دیکھتے ہی عبدالقادر خان بھاگ گیا۔ بہت دنوں کے بعد حضرت مولوی صاحب نے کلن خاں سے اصل واقعہ پوچھا تو انہوں نے ہنس کر کہا کہ وہ آپ کے متعلق کچھ کہنے لگا تھا مگر رہ گیا۔ اگر ذرا زیادہ زبان ہلاتا تو میں فوراً اس کا سر اڑا دیتا۔ آپ نے فرمایا۔ آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اگر خدانخواستہ یہ بات نواب صاحب تک پہنچتی تو آپ کو مشکل پیش آتی۔ کہا۔ نہیں جناب! ہمارا سارا محلہ ذبح ہو جائے گا تب کوئی آپ کو ہاتھ لگا سکے گا۔

رامپور میں آپ کا تین سال قیام رہا۔ یہاں دور دور مقام پر دوپہر اور رات کو جا جا کر سبق پڑھنے اور دن رات مطالعہ میں منہمک رہنے کی وجہ سے آپ کو بے خوابی کا مرض لاحق ہو گیا آپ رامپور سے مراد آباد چلے گئے جہاں ایک پنجابی نوجوان تاجر اسماعیل کے توسط سے ایک صاحب عبدالرشید بنارسی سے ملاقات ہو گئی جنہوں نے مہینہ ڈیڑھ مہینہ تک آپ کی بے حد خدمت کی۔

ایک اچھی بات

دین اور دنیا ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے سوائے اس حالت کے جب خدا چاہے تو کسی شخص کی فطرت کو ایسا سعید بنائے کہ وہ دین دنیا کے کاروبار میں پڑ کر بھی اپنے دین کو مقدم رکھے۔

ہماری تاریخ

اخبار ٹرتھ کے 27 جنوری 1961ء کے پرچے میں حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی کی 7 جنوری 1961ء کو وفات کا ذکر ہے اس میں لکھا ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کے کئی سال حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی رفاقت میں گزارے جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ لاہور میں فوت ہوئے تو اس وقت حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی وہاں موجود تھے اور آپ حضرت صاحب کا جنازہ قادیان لانے والوں کے ساتھ شامل تھے آپ نے 1895ء میں احمدیہ جماعت میں شمولیت اختیار کی اور اس کے بعد ساری عمر نہایت خلوص کے ساتھ احمدیہ جماعت کی کار کردگی میں کئی طریق سے حصہ لیا جب برصغیر کی تقسیم ہوئی تو آپ بطور درویش کے قادیان میں ہی قیام پذیر رہے آپ پاکستان میں جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے اور یہیں آپ اللہ کو پیارے ہو گئے ربوہ میں آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور چونکہ آپ کی زبردست خواہش تھی کہ آپ کو قادیان میں دفن کیا جائے آپ کا جنازہ قادیان لے جایا گیا اس وقت آپ کے تین بیٹے جنازہ کے ہمراہ تھے آپ نے اپنی یادگار (چار بیٹے اور ایک بیٹی) چھوڑی اخبار ٹرتھ نے بھی یہ خبر شائع کرتے ہوئے اپنی طرف سے تعزیت کا بھی اظہار کیا ہے

اسی طرح 4 جنوری 1961ء کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک نامور مربی مولانا ابوالبشارت عبدالغفور نے ربوہ میں وفات پائی اور ان کا ذکر بھی ٹرتھ کے اسی پرچے میں کیا گیا مولانا عبدالغفور کی وفات کے وقت 61 سال عمر تھی اور آپ میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے کے سب سے بڑے بیٹے تھے حضرت حافظ روشن علی صاحب سے جن طلباء نے (جو بعد میں جماعت کے بڑے بڑے عالم بنے) تعلیم حاصل

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

صفدر نذیر گولیکی امیر و مربی انچارج بینن

مکرم راجی بصیرو صاحب

"ہٹی بازار" آف بینن

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے جماعت کو بہت ہی مخلصین عطا فرمائے ہیں اور یہ مخلصین دنیا کے کونے کونے میں آباد ہیں۔ جو اپنے اخلاص سے دن رات جماعت کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں ان میں سے ہمارے پیارے صدر جماعت ہائے احمدیہ راجی بصیرو (اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے) ایک تھے۔ 1915ء میں ایک زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ "پوبے POBE" کے علاقہ میں ان کے والد مشہور و معروف تھے۔ زمینداری کے علاوہ تجارت بھی کرتے تھے۔ بعد ازاں جاسیں (پورٹو نووو) داؤمے (آج کل بینن) کے مشہور شہر اور دارالحکومت میں رہائش اختیار کی۔

جناب راجی بصیرو صاحب نے ابتدائی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کی۔ اپنی خاص محنت کے ساتھ دینی کتابوں کا مطالعہ کرتے۔ اسی لئے اپنے حلقہ احباب میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ والد صاحب کی طرح خود بھی زمینداری کے علاوہ تجارت شروع کی اور پورٹو نووو شہر میں ایک بڑی دوکان چلائی۔ جس میں ضرورت کی ہر چیز مل جاتی تھی اسی لئے "ہٹی بازار" کے نام سے مشہور تھے یعنی "چھوٹا بازار"

1967ء میں نائیجیریا سے جماعت احمدیہ کا ایک وفد ان کے ہاں آیا جس نے آپ کو جماعتی تعلیم سے آگاہ کیا۔ طبیعت میں خدا کے فضل سے نیکی تھی۔ سچائی کی روشنی کو جلد مان لیا اور کچھ کتب مطالعہ کے لئے لے لیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ آپ کو دینی کتب کے مطالعہ کا بے حد شوق تھا مختلف رسائل مختلف ممالک سے منگوا کر پڑھتے تھے۔ اور بعض رسالوں میں چھپنے والے مذہبی مضامین کی فوٹو کاپیز سنبھال کر رکھتے تھے۔ بائیبل کا مطالعہ بھی کافی گہرا تھا۔

وفد نے واپسی پر بیعت فارم جو انگریزی میں تھا دیا جس پر راجی صاحب نے کہا کہ انگریزی تو مجھے آتی نہیں فرانسیسی میں مجھے یہ فارم دو تاکہ میں بیعت فارم کو اچھی طرح پڑھوں اور سمجھوں۔ بعد ازاں فرانسیسی میں بیعت فارم دیا گیا۔ دس شرائط کو غور سے پڑھا اور پھر دستخط کئے اور یوں جماعت احمدیہ بینن (BENIN) کے یہ پہلے احمدی ہوئے ان کے بچوں نے بھی جماعت میں شمولیت اختیار کی اور یوں چھوٹی سی جماعت قائم ہو گئی۔ مزید احباب بھی جماعت میں شامل ہوئے اور یوں 1974ء میں مکرم راجی صاحب نے ذاتی طور پر زمین کا ایک ٹکڑا خریدا اور گراؤنڈ فلور بیت تعمیر کی اور یہ جماعت احمدیہ بینن کی پہلی بیت تھی۔ جو 1974ء میں تعمیر ہوئی اس کی بنیاد مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد نے رکھی اور شہر کے بڑے بڑے علماء شامل ہوئے۔

بعد ازاں جماعت احمدیہ نائیجیریا کی مدد سے اس بیت کی پہلی منزل تعمیر ہوئی جس میں چھوٹا سا مشن ہاؤس بھی ہے۔

خدا تعالیٰ نے مکرم راجی صاحب کو مالی قربانی کا خاص جذبہ عطا فرمایا تھا جس کی بدولت آپ نے اپنی بقیہ عمر عزیز میں مزید 3 بیتوں کے لئے زمین خریدی۔ جس میں کوتونو کی بیت کی زمین اور گانوئیے کی بیت کی زمین شامل ہے اپنا ذاتی ایک ایکڑ سے زائد ناریل کا باغ جماعت کو دے دیا تاکہ عبادتگاہ کے طور پر استعمال کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام قربانیاں قبول فرمائے اور اس کا بہتر اجر عطا فرمائے۔

مکرم راجی صاحب کی گاڑی جماعتی کاموں کے لئے ہمیشہ وقف رہتی تھی۔ جب تک مشن کو مرکز نے اپنی گاڑی نہیں خرید کر دی انہی کی گاڑی دن رات دعوت الی اللہ کے لئے حاضر ہوتی تھی۔

چندہ جات کی ادائیگی میں سب سے اول اور پیش پیش رہتے تھے۔ اور ہر تحریک میں اپنا اور اپنے بچوں کا چندہ ادا کرتے تھے۔ تحریک وقف نو میں اپنی بیٹی طاہرہ کو شامل کیا۔ مہمان نوازی تو اس قدر کہ کبھی آپ کا گھر بغیر مہمان کے نہیں دیکھا جب دوسری جماعتوں کے دورہ پر جاتے وہاں سے غریب اور یتیم اور بیوگان کے بچے اپنے ساتھ لے آتے تاکہ ان کو پڑھایا جا سکے۔ آپ کے ہاں رہ کر پڑھنے والوں کی ایک کثیر تعداد آج خدا کے فضل سے باروزگار ہے۔

بیوت الذکر کی تعمیر کا شوق اس قدر تھا کہ باوجود کمزوری صحت کے جب بھی اور جہاں بھی بیت احمدیہ تعمیر ہوئی اس کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس کا سامان خود خریدتے اور پھر خود اس گاؤں میں پہنچتے جگہ کی صفائی کرتے۔ غرضیکہ کسی کام کے کرنے میں عار محسوس نہ کرتے۔

سادہ اس قدر کہ کوئی انہیں دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ کروڑ پتی آدمی ہے۔ سادہ لباس۔ سادہ کھانا ہر چیز میں سادگی نمایاں تھی۔ دینی ارکان کی ادائیگی میں کبھی سستی نہ کرتے تھے آخری عمر میں جبکہ آپ کی عمر 78 سال کے قریب تھی اپنی سائیکل پر بیت الذکر میں کم از کم ایک عبادت کے لئے آتے رہے اور بقیہ عبادت باجماعت گھر پر ادا کرتے رہے۔

ائمہ جماعت احمدیہ سے اس قدر عشق تھا کہ ان سے ملنے کے لئے غانا' آئیوری کوسٹ' نائیجیریا اور لندن کے سفر کئے اور ان سے مل کر اپنی روحانی پیاس بجھائی آخری بار جب لندن جلسہ سے واپس حضرت صاحب سے مل کر آئے تو اس قدر خوش تھے کہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ہر مجلس میں حضرت صاحب کی باتیں بتاتے ملاقات کا حال بیان کرتے اور خوش ہوتے کہ انہیں یہ موقع نصیب ہوا۔

مربیان کے ساتھ ان کا خاص تعلق تھا ان کی ہر حال میں مدد فرماتے اور ان کو ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھتے خاکسار کے ساتھ تو آپ کا تعلق باپ بیٹے کا تھا۔ ہر روز ایک بار ضرور مشن ہاؤس آتے اور گھنٹوں بیٹھتے علمی تحقیق کرتے۔ حوالہ جات بتاتے جماعتی کام کرتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

دعوت الی اللہ کا اس قدر شوق تھا کہ ہر بار اپنا وعدہ لکھواتے اور اس وعدہ سے بڑھ کر روحانی پھل پیش کرتے۔ بہت سے چھوٹے چھوٹے پمفلٹ تیار کر کے اور کثیر تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم کرتے۔ ذاتی طور پر کثیر لٹریچر خرید کر دوستوں میں تقسیم کرتے۔

جب آپ کی جنوری 1994ء میں وفات ہوئی تو تمام شہر کے رؤسا اور بڑے بڑے تجار اور مذہبی علماء آپ کے آخری سفر میں شامل ہوئے۔ جنازہ گھر سے قبرستان 45 منٹ میں پہنچا جبکہ فاصلہ آدھا کلومیٹر سے بھی کم تھا مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔

ان کی اولاد میں سے بھی خدا کے فضل سے جماعت کو مخلص عطا ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا کی برکات سے نوازتا چلا جائے۔ (خدا کرے ایسا ہی ہو)

ریاض احمد ملک

محترمہ سائرہ بیگم صاحبہ

اہلیہ میجر احمد سرتاج دوالمیال

3۔ اگست 1996ء صبح سویرے احمدیہ دارالذکر دوالمیال سے اعلان ہوا۔ کہ محترمہ سائرہ بیگم والدہ ملک سہیل عمر صاحب نائب امیر دوالمیال ضلع چکوال رضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں۔ آپ کی میت لاہور سے کچھ وقت میں پہنچنے والی ہے۔ اس اعلان کو سن کر ایک بجلی سی کوند گئی کہ کچھ ہی دن پہلے خاکسار نے ان سے اسلام آباد میں ملاقات کی تھی اور آپ نے اپنی مشفقانہ دعاؤں سے نوازا تھا۔ اس وقت کمزوری اور نقاہت زیادہ تھی۔ لیکن آپ کے یوں جلدی بچھڑ جانے کے تو کوئی امکانات نہیں لگتے تھے۔ آپ کی مادرانہ شفقتوں کے رنگ بڑے عجیب تھے۔

محترمہ سائرہ بیگم کو سخاوت حب احمدیت مہمان نوازی اور مدبرانہ فراست خاندانی ورثہ سے ملی تھی آپ کا ہاتھ دینے سے کبھی نہیں رکا۔ آپ نے کسی سوالی کو بھی خالی نہیں بھیجا آپ نے سوال کرنے والے کو سوال کرنے سے پہلے اس کی مٹھی کو اپنی روایتی سخاوت کی بدولت بھر دیا۔ آپ نے کبھی گن کر نہیں دیا۔ ہمیشہ مٹھی بند کر کے انگنت دیا۔

آپ کے گھر میں میلہ لگا رہتا تھا آپ نہایت ہی مدبر خاتون تھیں آپ کی مدبرانہ قابلیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کے والد محترم میجر ملک حبیب اللہ خان نہایت بااصول آدمی تھے ایک فیصلہ کر لینے کے بعد کبھی وہ اس فیصلے سے ہٹتے نہیں تھے۔ لیکن اکثر ایسا ہوا کہ جب محترمہ سائرہ بیگم صاحبہ نے اپنے والد محترم کو کوئی بات کہی تو آپ نے اپنا فیصلہ بدل کر محترمہ سائرہ بیگم صاحبہ کے مدبرانہ فیصلہ کی تائید کر دی۔

اس طرح مکرم ملک ممتاز احمد صاحب بھی محترمہ سائرہ صاحبہ کی بہت عزت و تکریم کرتے تھے۔ اور ان کے فیصلوں کو ہمیشہ ترجیح دیتے تھے۔ بلکہ اکثر ملک ممتاز صاحب آپ سے مشورہ لیا کرتے تھے اور خاص کر جماعتی کاموں اور جماعتی امور میں۔

محترمہ سائرہ بیگم صاحبہ اپنے والدین۔ دادا کپتان غلام صاحب (جن کو قادیان کے جلسہ میں صدارت کرنے کا اللہ تعالیٰ نے موقع عطا فرمایا تھا) کے ہمراہ اکثر جلسہ سالانہ پر قادیان اور ربوہ میں حاضری دیتی رہی ہیں آپ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی علمی قابلیت سے بہت متاثر تھیں اور ان کی کتب کا اور حضرت بانی سلسلہ کی کتب کا بہت مطالعہ کرتی تھیں آپ اکثر اپنی اولاد کو نصیحت فرماتی تھیں کہ جو اصل ہو ویسے ہی اپنے آپ کو رکھو اور اپنے اوپر ملمع نہ چڑھاؤ اسی میں کامیابی کا راز ہے۔

آپ جماعت احمدیہ دوالمیال کا ناز تھیں آن تھیں اور لجنہ کی شان تھیں آپ نے بہت عرصہ تک لجنہ کی عاملہ میں رہ کر بے مثال خدمات سر انجام دیں۔ کافی عرصہ بیماری کی حالت میں رہیں۔ آپ میں عشق احمدیت ایسا تھا کہ اکثر اپنے گھر میں سیرت النبی کے اجلاس کروایا کرتی تھیں۔

خاکسار سے آپ کو بہت پیار تھا۔ اور جب بھی ملاقات کی غرض سے خاکسار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بے پناہ لامحدود اور انگنت دعاؤں کو جھولی میں ڈال کر واپس آیا۔ ایک جلسہ سیرت النبیؐ میں خاکسار کی بیٹی عائشہ کنول نے سیرت

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صالح محمد خان سابق باڈی گارڈ

محترم عبدالسلام صاحب واقف زندگی

کچھ لوگ اپنی عظمت کردار کے ایسے نقوش چھوڑ جاتے ہیں جو ہمیشہ قابل رشک رہتے ہیں ایسے ہی ہمارے پیارے بھائی عبدالسلام صاحب واقف زندگی سابق باڈیگارڈ ہیں۔ احمدیت کے شاندار خادم ہم سے جدا ہوئے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی لاکھوں رحمتیں ہوں یہ نہایت مخلص' مجاہد' جانباز' ہردل عزیز بھی تھے۔ میرا ان کا آدھی صدی سے کچھ کم وقت تعلق رہا ہے۔ ہم نے بہت لمبا عرصہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ساتھ شاندار وقت گزارا۔ اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے ساتھ بھی کافی موقعہ ملا۔

بھائی عبدالسلام نے وہ عہد جو اکثر ہم انصار یا خدام دہراتے ہیں کہ جان۔ مال۔ وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہردم تیار رہوں گا۔ اس کے مطابق اس اللہ کے بندے نے ایسی زندگی بسر کی ہے کہ اس کی بہت کم مثال ملتی ہے جب بھی کبھی جس قسم کی قربانی کی ضرورت پڑی۔ ذرا بھر بھی اس سے گریز نہیں کیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ساتھ ہم نے ریل گاڑی میں بھی سفر کیا بعض جگہ موٹر کاروں پر بھی حضرت صاحب کی غلامی میں سفر کیا۔ بعض جگہ حضرت صاحب کے خادم ہونے کی حیثیت سے کئی کئی مہینے سفروں کے دوران زمین پر ہی لیٹ کر سونے کا موقع ملا۔ مثلاً جب ہم مری میں میں "خیبر لاج" کوٹھی میں تقریباً تین ماہ حضرت صاحب کے ساتھ رہے۔ ہم کوشش کرتے تھے کہ حضرت صاحب کی حفاظت کے مد نظر جو مناسب حال اور مشکل سے مشکل ڈیوٹی ہوتی تھی اور جگہ کی قلت بھی۔ ہر قسم کی سہولت کے بغیر حفاظت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرتے۔ خیبر لاج میں ہمیں کوئی جگہ نہیں ملی تھی تو ہم نے ایک پرانی لیٹرین صاف کرکے اسے بند کر لیا۔ اور کمرہ بنا لیا جس میں صرف چار آدمی لیٹ سکتے تھے۔ پورے تین مہینے اس میں ہم نے گزارے کیونکہ وہاں سے اوپر والے کمرہ میں حضرت صاحب رہتے تھے۔ اور حفاظت کے لحاظ سے کنٹرول بھی اس جگہ سے رہتا تھا۔ اس اللہ کے شیر نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی حفاظت کی خاطر ہر وقت' ہر موقعہ پر قربانی کی۔

اس کی صرف ایک مثال بیان کرتا ہوں مثلاً ایک واقعہ ایسا بھی ہوا کہ ان کا بیٹا (محمد محمود اول) نہایت ہی خطرے میں تھا۔ بیماری بہت بڑھ چکی تھی۔ زندگی کے چند گھنٹے رہتے تھے کہ حضرت صاحب نے ایک دن کے لئے کہیں جانا تھا میرے اور بھائی سلام صاحب کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت گہرے تعلق تھے تو میں نے انہیں کہا میں حضرت صاحب کو عرض کردوں گا آپ اپنے گھر میں ہی رہ جائیں کیونکہ بچے کی حالت بہت نازک ہے مشکل سے نظر آتا ہے تین چار گھنٹے گزریں گے۔ میں نے ہر چند زور لگایا کہ میں حضرت صاحب سے اجازت لے لیتا ہوں آپ گھر رہ جائیں۔ مگر بھائی عبدالسلام نے سختی سے روکا کہ میں نے بالکل گھر نہیں رہنا۔ آپ میری طرف سے حضرت صاحب کو نہ کہیں کہ بچے کی حالت نازک ہے۔ میں تھوڑا سا ناراض بھی ہوا کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ کے بغیر حفاظت مکمل نہیں ہوتی۔ بڑے زور سے مجھے کہا کہ یہاں میرے بغیر سب کچھ ہو سکتا ہے۔ بچہ مرتا ہے یا زندہ رہتا ہے میں نے حضرت صاحب کے ساتھ ضرور جانا ہے جب شام کو واپس تشریف لائے تو بچہ فوت ہو چکا تھا۔ اس قسم کی مثالیں اور بھی کافی ہیں۔ حفاظت کی ڈیوٹی میں ہم نے ہر قسم کی مشکلات برداشت کیں اس بھائی نے کبھی بھی ماتھے پر بل تک نہیں ڈالا تھا۔

چندہ جات کے معاملہ میں ہم سب سے زیادہ بڑھ کر چندہ دینے والے تھے۔ ڈیوٹی کے لحاظ سے جتنی مرضی انہیں ڈیوٹی پر کھڑے رکھو کھڑے رہیں گے۔ آپ نے یہ خواہش کئی دفعہ کی کہ میں تو چاہتا ہوں کہ اس طرح مروں کہ میری لاش کا کوئی ٹکڑا ثابت نہ رہے سب خدا کی راہ میں چلے جائیں۔

میرے پیارے بھائی کی وفا اور صبر کو ہر موقعہ پر ہم نے بہت مضبوط پایا۔ میں ان کا پورا ہم راز تھا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے ہمیشہ انہیں مخلص' صابر اور احمدیت کا شیدائی پایا۔ ان کی مالی قربانی کا عالم یہ تھا کہ 1956 کی بات ہے۔ اس وقت تنخواہ -/75 روپے تھی تحریک جدید کا ان کا وعدہ -/103 روپے تھا۔ اتنا ہم میں سے کسی کا نہیں تھا۔

میں تمام بزرگ احباب' نوجوانوں اور بچوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ ہمیں بھی ان کی طرح ہی ثابت قدم رکھے اور ان کی بیگم اور ساری اولاد کا حافظ و ناصر ہو اور ان کی نسل پر ان کا نیک اثر رہے۔ اور اللہ کی رحمتیں ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے متقیوں کے لئے چاہا ہے کہ ہر دو لذتیں اٹھائیں۔ بعض وقت دنیوی لذات' آرام اور طیبات کے رنگ میں' بعض وقت عسرت اور مصائب میں۔ تاکہ ان کے دونوں اخلاق کامل نمونہ دکھا سکیں۔ بعض اخلاق طاقت میں اور بعض مصائب میں کھلتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

شریف احمد دیڑھوی

باندھی کے تین مخلص

صوبہ سندھ میں باندھی قصبہ کافی مشہور ہے یہاں کے رئیس محمد مقیم صاحب ڈاھری (والد محترم عبدالرحمان صاحب ڈاھری) قریباً 36-35ء میں احمدی ہوئے تھے آپ بہت بڑے زمیندار تھے اور علاقہ میں بہت رسوخ تھا۔ ڈاھری قوم میں آپ کا بہت مقام تھا۔ بہت اخلاص میں ترقی کی آپ کی وفات 1952ء میں ہوئی اپنے پیچھے دو بیویوں میں سے (رئیس محمد مقیم صاحب ڈاھری نے) 5 لڑکے چھوڑے جو سارے خدا کے فضل سے احمدی تھے۔ جن میں جناب عبدالرحمان صاحب اور جناب رئیس عبداللہ خاں صاحب کئی سال تک ضلع نواب شاہ کے امیر رہے۔

محترم رئیس محمد مقیم صاحب کے لڑکے رئیس عبدالستار صاحب جو محترم عبدالرحمان صاحب کی والدہ سے آپ کے چھوٹے بھائی تھے) مورخہ 96-6-6 کو وفات پا گئے رئیس عبدالستار صاحب کا اپنے بھائیوں کی طرح سلسلہ کے ساتھ مضبوط تعلق تھا۔ اور اپنے علاقہ میں بڑا اثر و رسوخ تھا۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے کام آتے تھے نواب شاہ ضلع میں آپ کی ذات بہت ہی معروف تھی۔ احمدیت کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ خصوصاً احمدیوں کے کام کرکے بڑی خوشی محسوس کرتے تھے دو تین سال سے اپنے تمام کام بچوں کے سپرد کر دیئے تھے۔ آپ کی وفات پر علاقہ کے تمام لوگ تعزیت کے لئے آتے رہے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً 62 سال تھی۔ احمدیہ قبرستان نواب شاہ میں تدفین ہوئی اپنے پیچھے آپ نے بیوہ کے علاوہ 3 لڑکے اور تین بیٹیاں چھوڑے ہیں ایک بیٹا اور دو لڑکیاں شادی شدہ ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور تمام لواحقین کو خاص کر محترم عبدالرحمان صاحب جو کافی عرصہ سے خود بھی بیمار چلے آرہے ہیں صبر جمیل کی توفیق دے۔

دوسرے نمبر پر ہمارے نہایت ہی مخلص دوست مکرم مولوی شکر الدین صاحب کا ذکر ہے آپ کی وفات مورخہ 95-7-3 کو ہوئی۔ احمدیہ قبرستان باندھی میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ کو سلسلہ کے ساتھ بہت محبت تھی عبادات کے پابند تھے۔ جماعت کی تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ جماعتی اجتماعات جو علاقہ میں ہوتے تھے باقاعدہ شامل ہوتے تھے۔ ربوہ جلسہ سالانہ پر بھی باقاعدہ جاتے تھے۔ جب سلسلہ کے علماء تقاریر کرتے تھے اکثر آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں رہتے تھے۔ آپ قریباً 62ء میں خود احمدی ہوئے تھے مگر بعض پہلوں سے اخلاص میں بہت آگے نکل گئے احمدیت پر پوری طرح استقامت دکھائی اور کسی مخالفت کی کوئی پرواہ نہ کی عمر قریباً 80 سال تھی اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں نہایت اعلیٰ مقام دے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین آپ کئی سال تک جماعت احمدیہ باندھی کے صدر اور انصار اللہ کے زعیم رہے۔ وفات کے وقت بھی آپ زعیم انصار اللہ تھے۔

ہمارے تیسرے ساتھی مکرم چوہدری برکت علی صاحب بندیشہ تھے۔ جو مورخہ 96-5-15 کو نواب شاہ میں وفات پا گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً 75 تھی۔

آپ چک نمبر 209 گ-ب ضلع فیصل آباد سے نقل مکان کرکے باندھی تشریف لائے بہت محنتی تھے اس لئے خدا کے فضل سے بہت جلدی ترقی کی یہاں باندھی کے قریب ایک خاصہ بڑا ٹکڑا زمین کا خرید لیا۔ اپنی گوٹھ بنالی بعد میں رہائش باندھی کر لی وفات سے تھوڑا عرصہ پہلے بچوں کو نواب شاہ شہر میں منتقل کر دیا تھا تعلیم کے سلسلہ میں آپ بھی جماعت کے ساتھ مضبوط تعلق رکھتے۔ چندوں میں باقاعدگی اور عبادات کے پابند تھے وفات کے وقت جماعت احمدیہ باندھی کے صدر تھے۔ پہلے کچھ عرصہ زعیم انصار اللہ بھی رہے۔ آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

بقیہ صفحہ 3

کی ان میں سے اولین طلباء میں مولانا عبدالغفور بھی شامل تھے آپ نے دعوت الی اللہ کا کام 36 سال تک کیا آپ کو دینی علوم کا شغف تھا اور ایک قابل سپاہی کی طرح آپ اپنے کام سرانجام دیتے تھے آپ نے اڑیسہ اور شکر گڑھ میں ایک لمبے عرصہ تک دعوت الی اللہ کا کام کیا پاکستان میں بھی آپ نے ملک بھر میں دورے کئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کی گئی آپ کی تقاریر سلسلے کے لٹریچر میں ایک اہم اضافہ ہیں انہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے اور ان سے مستفید ہوا جائے گا

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ ربوہ کے زعیم انصار اللہ مقرر ہوئے اور اسی طرح آپ نے تحریک جدید کے لئے بھی کام آپ نے اپنی یادگار (چار بیٹے اور آٹھ بیٹیاں) چھوڑیں۔ اخبار ٹرتھ نے آپ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا۔

کسی پر اعتراض کرنے میں جلدی نہ کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

افغانستان کی تازہ صورت حال

افغانستان میں تازہ صورت حال یہ ہے کہ طالبان ملیشیا اپنی پیش قدمی میں کامیابیاں حاصل کر رہا ہے۔ پہلے یہ خبر ملی کہ جلال آباد پر اس کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اب یہ خبر آئی ہے کہ صوبہ ننگر ہار پر بھی اس کا قبضہ ہو گیا ہے۔ پاکستان نے اپنی طورخم کی سرحد بند کر دی ہے اور اعلان کیا ہے کہ کسی افغان مہاجر کو آنے نہیں دیا جائے گا۔ طالبان نے اعلان کیا ہے کہ بھسود پر بھی ان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اس جگہ پر صدر برہان الدین ربانی کی فوجیں اکٹھی ہو رہی تھیں۔

طالبان نے بتایا ہے کہ اب وہ فوجی حکمت عملی کے لحاظ سے اہم علاقے سروبی کی طرف پیش قدمی کریں گے۔ طالبان نے پاک افغان سرحد پر افغانستان کی حدود میں طورخم چیک پوسٹ پر اپنا سفید پرچم لہرا کر کام کا آغاز کر دیا ہے۔ طالبان کا کہنا ہے کہ وہ ربانی یا حکمت یار کسی پر بھی اعتماد نہیں کرتے۔ ادھر پشاور میں سفارت کاروں کا کہنا ہے کہ افغان حکومت کے جنگی طیاروں نے جلال آباد ائرپورٹ پر بمباری کی ہے۔ طالبان کے ایک نمائندے نے پشاور میں اپنی جنگی کارروائیوں کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ سرکاری فوجوں کا حوصلہ گر گیا ہے۔ ادھر اطلاع ملی ہے کہ افغان صدر ربانی اور وزیر اعظم حکمت یار کی افواج طالبان سے فیصلہ کن معرکہ آرائی کے لئے جلال آباد اور سروبی کے درمیان داروزئی' اور زریں کا کا کے مقامات پر مورچہ بندی کر رہی ہیں۔ کابل حکومت نے اپنے زیر انتظام پانچ صوبوں میں ہنگامی حالات کا اعلان کر کے عام لام بندی کا حکم جاری کیا ہے۔ اور طالبان کے خلاف "جہاد" کے لئے بھرتی شروع کر دی ہے۔ جبکہ دوستم ملیشیا کے سربراہ اور شمالی افغانستان کے بیشتر صوبوں کے حکمران جنرل عبدالرشید دوستم نے طالبان کے خلاف حکمت یار کی درخواست پر ردعمل ظاہر کرنے کی بجائے خاموشی اختیار کر لی ہے۔ حکمت یار کی حزب اسلامی کے جانباز دستوں پر مشتمل لشکر ایثار نے دس ہزار گوریلوں کے ساتھ جوابی حملے کی تیاریاں کر لی ہیں۔ ان کے پاس جدید ترین میزائیلوں کا بڑا ذخیرہ موجود ہے۔

طالبان نے ایک اور مجاہد لیڈر پروفیسر سیاف کے عسکری مرکز پر قبضہ کر کے اپنا سفید جھنڈا لہرا دیا ہے۔ یہ عسکری مرکز کروڑوں روپے کی لاگت سے شمشاد پہاڑی کو کھود کر تعمیر کیا گیا ہے۔ اس مقام سے طالبان کو ایم ٹی 40 راکٹوں کے کئی یونٹ' بکتر بند گاڑیاں بھاری توپیں' عسکری گاڑیاں' سینکڑوں کلاشنکوفیں اور بھاری مقدار میں دیگر اسلحہ طالبان کے ہاتھ لگا ہے۔

پاکستان کے وزیر داخلہ جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ آئندہ اڑتالیس گھنٹوں میں طالبان افغانستان کے صوبہ خوست اور کنٹر پر بھی قابض ہو جائیں گے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ انہیں کئی ہفتے قبل اس صورت حال کا علم تھا اور انہوں نے دفتر خارجہ کو اس سے آگاہ کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت موجود افغان حکومت کے خلاف شدید عوامی ردعمل پایا جاتا ہے۔

وزیر داخلہ نے کہا کہ پاکستان طالبان کی کوئی مدد نہیں کر رہا انہوں نے کہا کہ وہ طالبان کی فوج کے کمانڈر نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان دوسرے ممالک کے داخلی معاملات میں دخل نہ دینے کی پالیسی پر سختی سے کاربند ہے۔ طالبان کی جانب سے جلال آباد پر قبضہ افغانستان کی حکومت اور عوام کا اندرونی معاملہ ہے۔ پاکستان افغانستان میں مداخلت پر یقین نہیں رکھتا۔

قومی اسمبلی میں محمود خان اچکزئی کی طرف سے افغان معاملے کو اٹھائے جانے پر وزیر داخلہ نے کہا کہ جہاں تک طالبان کی مدد کا تعلق ہے اس بارے میں جمعیت العلمائے اسلام کے قاضی فضل اللہ سے پوچھا جانا چاہئے۔ قاضی فضل اللہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ طالبان کا جمعیت العلمائے اسلام اور اس کے علمائے کرام سے صرف اتنا تعلق ہے کہ وہ یہاں آکر ہمارے مدرسوں میں پڑھتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ تو صدیوں سے جاری ہے۔ سرحد پار طالبان کے کردار سے جمیعت کا کوئی تعلق نہیں۔

محمود خان اچکزئی نے کہا کہ روس بھی افغانستان کے معاملات میں مداخلت کر رہا ہے جس کا نتیجہ انتہائی سنگین ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر بطروس غالی نے بھی کہا تھا کہ جب تک پاکستان افغانستان میں مداخلت بند نہیں کرتا اس وقت تک وہاں کے حالات درست نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے اس کا ذمہ دار جنرل نصیر اللہ بابر کو قرار دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور ایران کی مداخلت نہایت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔

افغان حکومت کے ایک ترجمان نے گزشتہ روز طالبان کے تازہ حملوں کے ضمن میں پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ وہ طالبان کی فوجی مدد کر رہا ہے۔ پاکستان سے حملہ کرنے والے فوجیوں کو افغانستان میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ننگرپار کے علاقے میں بھی پاکستانی فوجی حملے میں شامل تھے۔

پاکستانی وزارت خارجہ نے ان الزامات کی تردید کی ہے۔

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 21- ستمبر 1996ء

12-00 رات۔ اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (نیا)
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق
1-30 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع۔ اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)
2-30 فرنچ سیکھئے۔
3-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-9-20 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ تربیتی کلاس-خدام الاحمدیہ
7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
8-00 فرنچ سیکھئے
8-30 متفرق پروگرام
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-9-20 (دوبارہ)
12-00 (دوپہر) طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
12-30 متفرق پروگرام
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس (سابقہ قسطیں (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 محفل سوال و جواب۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ طلباء کے ساتھ۔ ناصر باغ۔ جرمنی (96-8-23)
6-00 (شام) بچوں کی ملاقات از حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔
8-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
9-00 عربی پروگرام پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ 96-9-21 (نیا)
11-00 جرمن پروگرام۔

اتوار 22- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
1-00 دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن
1-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق از بی۔ اے رفیق صاحب
2-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ (96-9-21) (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے۔
3-30 حکایات شیریں (نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت الرابع۔ (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔
7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
8-30 حکایات شیریں
9-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع 96-9-21 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)
11-00 سندھی پروگرام
12-00 (دوپہر) دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن
12-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق از بی۔ اے۔ رفیق صاحب
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ (سابقہ قسطیں (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 محفل سوال و جواب حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ جرمن مہمانوں کے ساتھ۔ میونخ 96-8-30
6-30 (شام) ملاقات حضرت امام جماعت الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
7-30 اراؤنڈ دی ورلڈ-لندن موٹر شو۔
8-00 لقاء مع العرب
9-00 البانین پروگرام۔ محفل سوال و جواب۔ حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ بوسنین البانین احباب کے ساتھ سٹٹ گرٹ جرمنی میں 96-8-29 پارٹ دوئم۔
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-(نیا)
11-00 جرمن پروگرام

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارت تعلیم کے اعلانات

اعلان داخلہ

○ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے مندرجہ ذیل پروگرامز میں 97-1996ء کے سیشن میں داخلہ کا اعلان کردیا ہے۔

1- ایم اے/ایم ایس سی
شماریات- فزکس- کیمسٹری- ریاضی- جغرافیہ- اسلامیات- عربی- تاریخ و مطالعہ پاکستان- انگریزی- معاشیات- (صبح و شام) سیاسیات- اردو- ابلاغیات- فارسی- ایجوکیشن- سرائیکی- لائبریری سائنس۔

2- ایل ایل بی (صبح و شام) 3- بی ایڈ (صبح و شام)

ہر شعبہ کی میرٹ سیٹوں کا پچاس فیصد داخلہ بہاولپور ڈویژن میں رہنے والوں کے لئے مقرر ہے چند نشستیں مختلف شعبہ جات میں سیلف فنانس کی بنیاد پر آفر کی جارہی ہیں۔

درخواست فارم وغیرہ مبلغ ساٹھ روپے کے عوض مورخہ 96-9-10 کے روزنامہ جنگ میں دیئے گئے حبیب بنک کی مختلف شاخوں سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ یونیورسٹی سے بذریعہ ڈاک نہیں بھیجے جائیں گے۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30- ستمبر 1996ء مقرر ہے۔

اعلان PPT ٹیسٹ

○ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان نے نئے طریق پر ہونے والے PPT ٹیسٹ کی تاریخ کا اعلان کردیا ہے۔ یہ ٹیسٹ جمعہ مورخہ 8- نومبر 96ء کو کراچی' لاہور' اسلام آباد' پشاور' فیصل آباد' ملتان' سیالکوٹ' کوئٹہ اور حیدر آباد میں منعقد ہوگا۔ اس طریق کے مطابق گریجویشن کرنے والے اور انٹرمیڈیٹ مکمل کرنے والے طلبہ ایک ہی امتحان دیں گے۔ لیکن گریجویٹس اضافی حصہ بھی دیں گے۔ نتیجہ کا انتظار کرنے والے طلبہ بھی داخلہ ٹیسٹ (PPT) میں بیٹھنے کے اہل ہیں۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 13- اکتوبر 96ء ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ 14- ستمبر 96ء کا ملاحظہ کریں۔

اعلان داخلہ BBA پروگرام

○ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی کے شعبہ بزنس ایڈمنسٹریشن نے BBA پروگرام میں داخلہ کیلئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ BBA کرنے کے بعد MBA کرنے کی سہولت بھی موجود ہے۔ تعلیمی قابلیت میں درخواست دہندہ کا کم از کم سیکنڈ ڈویژن کے ساتھ انٹرمیڈیٹ ہونا ضروری ہے۔ درخواست فارم 100 روپے کے عوض ادارہ سے یا 150 روپے کا پوسٹل آرڈر / بینک ڈرافٹ بنام چیئرمین شعبہ بزنس ایڈمنسٹریشن ارسال کرکے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30- ستمبر 96ء ہے۔ بحوالہ روزنامہ NEWS مورخہ 96-9-14

اعلان کامیابی

○ عزیز سید وقاص احمد ابن مکرم سید اقبال شاہ صاحب دارالصدر ربوہ نے امسال ائیربیس انٹر کالج سرگودھا سے انٹرمیڈیٹ کا امتحان دیا یہ امتحان فیڈرل بورڈ کے تحت دیا گیا۔ عزیزم نے پری انجینئرنگ گروپ میں 865/1100 نمبر حاصل کرکے اپنے کالج میں اول پوزیشن حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

احمدی طالبات متوجہ ہوں!

○ وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ داخلہ لینے سے قبل اس بات کا جائزہ لے لیں کہ مطلوبہ مضمون / کورس کسی ایسے تعلیمی ادارے میں کیا جائے جہاں مخلوط تعلیمی نظام نہ ہو بلکہ صرف طالبات زیر تعلیم ہوں۔ اگر ایسا تعلیمی ادارہ میسر نہ ہو تو پھر مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ سے قبل حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت لینی لازمی ہے۔ اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست فارم نظارت تعلیم سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یہ فارم پر کرکے واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

اسی طرح ایسی احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب بغیر اجازت حضرت صاحب کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لے چکی ہیں۔ ان کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے درخواست فارم حاصل کرکے اسے پر کریں اور واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں تا حضرت صاحب کی خدمت میں کیس پیش کیا جاسکے۔

(نظارت تعلیم)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ برکت بی بی صاحبہ والدہ محترم مسعود احمد صاحب مجاہد فیڈرل بی ایریا کراچی مورخہ 8- اگست 1996ء کو بعمر 80 سال کراچی میں وفات پاگئیں۔ آپ موصیہ تھیں مورخہ 9- اگست بعد از جمعہ جنازہ ہوا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ انکی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی اطفال

ششماہی دوم۔
بعنوان۔ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے
اول۔ توقیر احمد آصف۔ دارالحمد فیصل آباد
دوم۔ محمود احمد چک نمبر 275 رب کرتارپور فیصل آباد
سوم۔ حامد ناصر شیخوپورہ شہر

اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 17- ستمبر 1996ء

12-00 رات۔ اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن۔
1-30 (-)اصول کی فلاسفی
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)
3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ ہاکی ٹیم ٹور 95ء حصہ دوئم
7-00 (صبح) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
8-00 فرنچ سیکھئے (دوبارہ)
8-30 متفرق پروگرام
9-00 ترجمہ کلام الٰہی۔ از حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 (دوپہر) دین حق کی تعلیم۔ روحانی خزائن
12-30 (-)اصول کی فلاسفی
1-00 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الٰہی از حضرت جماعت احمدیہ الرابع (پرانی قسطیں (دوبارہ)
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 خطبہ 80-4-14 از بیت فضل لندن۔ یو۔کے
6-00 (شام) ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع (نیا)
7-00 طبی معاملات۔ بچوں کی حفاظت حصہ دوئم۔
7-30 ایک نواحمدی کے ساتھ گفتگو۔ سید امیر رضا صاحب
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 نارویجین پروگرام
(-)اصول کی فلاسفی
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت الرابع
11-00 جرمن پروگرام۔

بقیہ صفحہ 4

حضرت محمد ؐ پر تقریر کی یہ جلسہ مکرم ممتاز احمد صاحب کے گھر میں منعقد ہوا تھا۔ وہاں محترمہ سائرہ بیگم صاحبہ نے اس بچی کے بارہ میں پوچھا جب پتہ چلا کہ یہ خاکسار کی بیٹی ہے تو اس کو اپنے پاس بلایا اور ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔

آپ کا جنازہ مکرم عبدالعزیز صاحب مربی ضلع چکوال نے 5.30 بجے احمدیہ جنازہ گاہ دوالمیال میں پڑھایا اور آپ کو اپنے بھائی ملک ممتاز احمد صاحب کے پہلو میں اپنے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا اور آپ کی قبر پر بھی مکرم عبدالعزیز صاحب مربی ضلع چکوال نے دعا کروائی۔

آج آپ ہم میں نہیں ہیں لیکن آپ کی دعائیں آپ کی شفقتیں۔ آپ کی عنایتیں آپ کی ندائیں سلسلہ احمدیہ کے لئے راتوں کو جاگ جاگ کر دعائیں ہمارے شامل حال ہیں اور اللہ نے چاہا تو ہمیشہ شامل حال رہیں گی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت کا مکیں بنائے اور ہمیں اور آپ کے اہل خانہ کو اس صدمہ کو صبر جمیل سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے جانے سے جو خلاء پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے پُر کرے (آمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 15- ستمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر فاروق احمد خان لغاری نے جمہوریت کے لئے ڈنڈے کھائے وہ اسمبلی نہیں توڑ سکتے۔ انہوں نے کہا کہ صدر سے کوئی اختلافات نہیں۔ یہ اپوزیشن کی ڈس انفارمیشن ہے۔ صدر اور وزیر اعظم کے درمیان مکمل مفاہمت موجود ہے۔ ہر قومی مسئلہ پر صدر سے مشورہ کیا جاتا ہے۔ آئندہ بھی مشاورت جاری رہے گی۔ اس سلسلہ میں تمام افواہیں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ملک میں کوئی اقتصادی بحران نہیں۔ اس سلسلے میں افواہیں ورلڈ بنک کا ایک افسر پھیلا رہا ہے۔ اس نے او جی ڈی سی کا چیئرمین بننے کا مطالبہ کیا تھا۔ وزیر اعظم نے پی ڈی ایف کے ارکان سے بلدیاتی الیکشن کی تیاری کرنے کو کہا۔ انہوں نے اپوزیشن سے کہا کہ ہماری فراخدلی کو ہماری کمزوری نہ سمجھا جائے۔

○ حکومت نے سپریم کورٹ کے فیصلہ کی روشنی میں "لے آف ججوں" کے بارے میں حتمی فیصلہ کرنے کے لئے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سے چند روز کی مہلت لے لی ہے۔ لے آف ججوں کے بارے میں فیصلہ چیف جسٹس آف پاکستان کی واپسی کے ایک دو دن کے اندر کر لیا جائے گا۔

○ وفاقی وزیر تجارت مسٹر احمد مختار نے کہا ہے کہ فوج نے حکومت کو ٹرم پوری کرنے کا سگنل دے دیا ہے۔ دونوں کے مابین کوئی غلط فہمی نہیں۔

○ کویت سمیت تمام عرب لیگ کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں امریکی مداخلت کی مذمت کی گئی۔ کویت کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ عراق کی سالمیت کی فکر ہمیں دوسروں سے زیادہ ہے عرب لیگ نے عراق میں امریکی مداخلت کی مذمت کی ہے۔ اور عراق کی خود مختاری و سالمیت کے متعلق تشویش ظاہر کی ہے کونسل نے غیر ملکی مداخلت کی شدید مذمت کی ہے۔ جس سے عراق کی سلامتی اور وحدت کو خطرہ لاحق ہے اور کہا ہے کہ عرب لیگ عراقی بھائیوں کے ساتھ ہے اور ان کی مشکلات ختم کرنے کے لئے کوششیں کرے گی۔ عرب لیگ نے قوام متحدہ کی قرارداد نمبر 986 پر فوری عمل درآمد کا مطالبہ کیا ہے۔ جس کے تحت عراق کو محدود پیمانے پر تیل فروخت کر کے خوراک اور ادویات خریدنے کی اجازت دی گئی ہے۔ عراقی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ وہ عرب لیگ کے بیان سے پوری طرح مطمئن ہیں۔ کویت کے وزیر خارجہ نے بھی عرب لیگ کے بیان کی مکمل حمایت کی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ کے روبرو سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو کے کیس کی سماعت کے دوران مسٹر وٹو کے وکیل مسٹر ایس ایم ظفر نے دلائل دیتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 234 کے تحت پروکلیمیشن جاری کر کے کسی وزیر اعلیٰ کو ہٹایا نہیں جا سکتا۔ اس کے بعد پنجاب اسمبلی نے وٹو کی شرکت کے بغیر نوٹیفکیشن جاری کر دیا کہ وزیر اعلیٰ اکثریت کا اعتماد حاصل کرنے میں ناکام رہے اور مسٹر نکئی کو اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کی دعوت دے دی گئی۔ عارف نکئی نے جب اعتماد کا ووٹ لے لیا تو صدر نے اپنا پروکلیمیشن بھی واپس لے لیا۔ یہ کارروائی بدنیتی کی بناء پر وٹو کو ہٹانے کے لئے کی گئی۔ آئین میں وزیر اعلیٰ کو ہٹانے کا طریقہ کار طے ہے اس کے علاوہ کوئی طریقہ آئین سے بغاوت کے مترادف ہے۔ لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ چیف جسٹس مسٹر جسٹس خلیل الرحمٰن، مسٹر جسٹس منیر اے شیخ، اور مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم پر مشتمل ہے۔

○ مسٹر منظور وٹو نے امید ظاہر کی ہے کہ ان کے کیس کے نتیجے میں آرٹیکل نمبر 234 اور گورنر راج کے بارے میں تاریخی فیصلہ آئے گا اور اس کے بعد حکومتیں تبدیل کرنے کے لئے آرٹیکل 234 استعمال نہیں کیا جا سکے گا۔

○ امریکہ کے سفیر تھامس ڈبلیو سائمنز نے کراچی میں حالات کنٹرول میں آجانے پر اطمینان کا اظہار کیا ہے اور اسے پاکستان کے مستقبل کے لئے خوش آئند قرار دیا ہے۔

○ مسلح افواج کے سربراہوں کے اجلاس میں بتایا گیا ہے کہ بھارت نے جنگی صورت حال پیدا کر دی ہے۔ پاک فوج بھی تیار ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر ریاستی اسمبلی کے انتخابات کے دوسرے مرحلے پر مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ امیدواروں پر حملے کئے گئے۔ مجاہدین نے ایک فوجی کیمپ تباہ کر دیا جس سے ۱۱ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ فوج نے جگہ جگہ کریک ڈاؤن کر دیا مزید کمک منگوا لی گئی۔ حریت کانفرنس کے مرکزی رہنماؤں کو نظر بند کر دیا گیا۔ ووٹر گھروں میں گھس گئے ہیں۔ سرینگر صحرا کا منظر پیش کر رہا ہے۔

○ برطانیہ کے اخبار سنڈے ایکسپریس نے خبر دی ہے کہ مسٹر آصف زرداری نے لندن کے مہنگے ترین علاقے میں فلیٹس خرید لئے ہیں۔ اور ادائیگی کے لئے لندن میں ایک خصوصی اکاؤنٹ بھی کھول لیا ہے۔ فلیٹس کی خریداری کے وقت زرداری کی سالانہ آمد تین ہزار پونڈ بتائی گئی۔

○ میر واعظ عمر فاروق نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر حل کرنے کے لئے سہ فریقی مذاکرات ہونے چاہئیں۔

○ مسٹر منظور وٹو کے ہائی کورٹ میں کیس کی سماعت کے شروع ہونے پر پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے مسٹر منظور وٹو کے خلاف دائر کئے گئے ریفرنس کی ہنگامی طور پر سماعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ریفرنس دو وکلاء نے دائر کیا تھا جن کو زبانی پیغام دے کر فوراً طلب کر لیا گیا ہے ان ریفرنسوں میں سابق وزیر اعلیٰ کی بطور رکن اسمبلی رکنیت کو چیلنج کیا گیا ہے۔

○ بھارت نے کہا ہے کہ امریکہ عالمی امن کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے اس پر پابندیاں لگنی چاہئیں۔ آل انڈیا ریڈیو نے صدر کلنٹن پر تنقید کرتے ہوئے سی ٹی بی ٹی معاہدے کے لئے ان کی مہم، کردوں کے معاملے میں عراق پر بمباری اور لیبیا اور ایران کے خلاف پابندیاں عائد کرنے کے معاملے کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ اور اسے ان کی صدارتی مہم کا حصہ قرار دیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ صدر نے حکومت کو مہلت دی تو ملک کا اللہ ہی حافظ ہے۔ ایم کیو ایم سے نہ تو کوئی خفیہ معاہدہ ہے اور نہ ہی کبھی کریں گے۔ ہم نظام بچانا چاہتے ہیں۔ سینٹ جمہوری تسلسل کی علامت ہے اس سے استعفیٰ دینا دانشمندی نہیں ہو گا۔

○ امریکہ کے صدر کلنٹن نے سی آئی اے کو عراق کے صدر صدام حسین کا تختہ الٹنے کا حکم دے دیا ہے۔ امریکی خفیہ ادارے نے عراقی صدر کے خلاف بغاوت کے لئے دو کروڑ ڈالر مختص کر دیئے ہیں خلیج کی جنگ ختم ہونے کے پانچ برس بعد بھی صدام کئی کوششوں کے باوجود بچ گئے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ ان سے چھٹکارا کیسے پایا جائے۔ یہ تفاصیل امریکی اخبار نیو یارک ٹائمز نے بیان کی ہیں۔

○ طالبان نے 18 صوبے چھین لئے ہیں۔ حکومت کے پاس کل 31 صوبوں میں سے صرف 5 صوبے باقی ہیں۔ 6 صوبوں میں دوستم کی حکومت ہے۔ باقی دو میں سے نورستان میں غیر جانبدار شوریٰ اور بامیان پر حزب وحدت کا قبضہ ہے۔ نصف سے زائد ملک اور پورے پشتونی علاقے پر طالبان کا قبضہ ہے۔

○ طالبان نے سروبی پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ کابل جلال آباد شاہراہ پر سرکاری فوجیوں سے گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ توپخانے سے گولے برسائے جا رہے ہیں۔ ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں بھی لڑائی میں حصہ لے رہی ہیں۔ وائس آف جرمنی کے مطابق سرکاری فوج پیچھے ہٹ گئی ہے۔ تاہم وائس آف امریکہ کے مطابق ہزاروں سرکاری فوجی طالبان کا راستہ روکے ہوئے ہیں۔

○ واپڈا نے 1100 بڑے نادہندگان کی فہرست وزیر اعظم کو بھجوا دی ہے۔ پہلے مرحلے میں کنکشن کاٹے جائیں گے دوسرے مرحلے میں مالیاتی اداروں میں ان کے اکاؤنٹ منجمد کروائے جائیں گے۔

نمائندہ روزنامہ الفضل ربوہ کا دورہ حصول اشتہارات

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ الفضل برائے اشتہارات اپنے دورہ کے دوران گوجرانوالہ، حافظ آباد، گجرات، منڈی بہاؤالدین اور جہلم کا دورہ کر رہے ہیں۔ عہدیداران جماعت اور احباب جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔
(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ہومیوپیتھک ڈاکٹر
عزیز احمد خان
D.H.M.S. R.H.M.P.
بہتر تشخیص سستا علاج
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار- ربوہ
فون: ۲۱۲۳۹۹ گھر: ۲۱۱۳۹۹

مرض اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا مشہور دواخانہ
علامات
مُردہ بچے پیدا ہونا۔ اسقاط حمل
سمن ہونے پر گرنا اور کچھ دن تک
کوجرانوالہ

خواتین کیلئے خاص دوائیں
• تریاق اٹھراء: مرض اٹھراء کی مشہور عالم گولیاں۔
• نور نظر: اولاد نرینہ کے لئے کامیاب دوا۔
• سپاری پاک: سیلان الرحم (لیکوریا) کی مفید دوا۔
مزید مشورہ اور علاج کیلئے مطب میں تشریف لائیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534